علاقوں میں کوئی اہتمام نہیں، حکومت کے علاوہ بعض پرائیویٹ ادارے بھی یہ فرض اچھی طرح نباہ سکتے ہیں، ہمارے ملک میں اچھی خاصی رقم فضول کاموں کی نذر ہو جاتی ہے، لیکن علمی کاموں کو ترقی دے کر انہیں پروان چڑھانے کی طرف توجہ نہ ہونے کے برابر ہے، تاریخ کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام کے ابتدائی دور میں علمی ضرورتوں کے پیش نظر بڑی بڑی لائبریریاں قائم کرنے کا خاص اہتمام کیا جاتا تھا، اندلس جس میں مسلمانوں نے آٹھ سو سال حکومت کی تھی، وہاں قرطبہ، غرناطہ، اشبیلیہ اور دیگر شہروں میں اہل علم کے لئے بڑے بڑے مکتب قائم کیے گئے تھے، قرطبہ میں تو علمی شوق اتنے عروج پر تھا کہ گھر گھر میں مستقل لائبریریاں قائم کی گئی تھیں، اس وقت کی اسلامی حکومتوں نے نہ صرف یہ کہ بڑی بڑی لائبریریاں قائم کی تھیں، بلکہ لوگوں کے ذوق کو جلا بخشنے کے لئے دیگر زبانوں میں لکھی گئیں کتابوں کو عربی زبان میں منتقل کرنے کا بھی خاص اہتمام کیا تھا، چنانچہ لاطینی، فارسی، چینی، سنسکرت میں موجود علمی ذخائر سے استفادے کو یقینی بنانے کے لئے ان کے تراجم خود اس وقت کی اسلامی حکومتوں کے زیر اہتمام ہوئے، اسی طرح آٹھویں صدی تک افلاطون، ارسطو اور اقلیدس کی کتابوں کا ترجمہ عربی میں ہو چکا تھا، اس دور میں بھی دیگر عرب اسلامی ممالک میں اہل علم کے مطالعہ کیلئے بڑی بڑی لائبریریاں وہاں کی زینت ہیں، یورپی ممالک میں بھی کتابوں کے مطالعے کا رجحان کچھ زیادہ پایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے وہاں کی حکومتوں کو بھی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرنی چاہیے، دیگر زبانوں میں لکھی گئی کتابوں کا اردو میں ترجمہ کرانے کے لئے خاص اہتمام کیا جائے، ہماری قومی زبان چونکہ اردو ہے، اس وجہ سے ہمارے ملک میں ایک بڑا طبقہ انگریزی زبان سے کما حقہ استفادہ نہیں کر سکتا، اس کمی کو پورا کرنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ انگریزی زبان میں موجود کتابوں کو اردو کے قالب اور سانچے میں ڈھالا جائے تاکہ ان سے استفادہ ممکن ہو سکے۔

☆......☆......☆

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد السلام صاحبؒ کا سانحہ ارتحال

25 رمضان المبارک 1433ھ، 14 اگست 2012ء بروز منگل، شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا عبد السلام صاحب 70 سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ 1943ء کو علاقہ پنج کھٹہ کے مشہور گاؤں گڑھی افغاناں نزد واہ کینٹ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ درس نظامی کی ابتدائی کتب شیخ التفسیر حضرت مولانا جان محمدؒ، حضرت مولانا غلام ربانیؒ، حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ اور حضرت مولانا عبد الحمید سواتیؒ سے پڑھیں، کتب حدیث حضرت مولانا عبد القدیرؒ، حضرت مولانا ادریس کاندھلویؒ اور حضرت مولانا رسول خانؒ سے پڑھیں۔

فراغت کے بعد ۸ سال مختلف مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں ضلع اٹک کے مرکزی شہر حضرو میں عظیم دینی درس گاہ جامعہ عربیہ اشاعت القرآن کی بنیاد رکھی اور تادم وفات اسی ادارے میں تدریس کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کاملہ فرمائے، پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین